# فاروق سرور

(ولادت: ۲۵ر مئی ۱۹۶۳ء)

فاروق سرور صوبہ بلوچستان کے دارالحکومت کوئٹہ میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے بلوچستان یونیورسٹی کوئٹہ سے ایم اے انگلش کرنے کے بعد گورنمنٹ لا کالج کوئٹہ سے ایل ایل بی کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۹۱ء میں کوئٹہ ہی میں قانون کی پریکٹس شروع کر دی اور آج تک اسی پیشے کے ساتھ وابستہ ہیں اور سیشن کورٹ کوئٹہ اور بلوچستان ہائی کورٹ کوئٹہ میں بطور ایڈووکیٹ کام کرتے ہیں۔

فاروق سرور کو کہانیاں لکھنے کا شوق بچپن ہی سے تھا۔ تادمِ تحریر اُن کی سترہ کتابیں چھپ چکی ہیں جن میں سے بارہ کتابیں پشتو کی، چار اُردو کی اور ایک کتاب انگریزی کی ہے۔ انھیں اُن کی ادبی خدمات کی بنا پر تین بار حکومتِ بلوچستان کی طرف سے بہترین کتاب کے انعام کا اور حکومتِ پاکستان کی جانب سے ”پرائیڈ آف پرفارمنس“ کا حق دار قرار دیا جاچکا ہے اور وہ اکادمی ادبیات، اسلام آباد کی جانب سے ”خوش حال خاں خٹک ایوارڈ“ بھی اپنے نام کر چکے ہیں۔

فاروق سرور بڑے اوصاف کے حامل لکھاری ہیں۔ وہ بیک وقت افسانہ نگار، ناول نگار، کالم نگار، مترجم اور ریڈیو، ٹی وی ڈراموں کے آرٹسٹ بھی ہیں۔

ان کی پشتو افسانوں سے ترجمہ شدہ اُردو کتاب کا نام ”ندی کی پیاس“ ہے اور شاملِ کتاب افسانہ ”بھیڑیا“ اسی کتاب سے مستعار ہے۔ یہ ایک علامتی افسانہ ہے جس میں انسانی جذبات کا بہ کمال اظہار ہوتا ہے۔ بعض قارئین کو یہ افسانہ اس قدر پسند آیا کہ مصنّف نے اس کا انگریزی میں بھی ترجمہ کیا ہے۔ ان کی دوسری تصانیف میں ”دریا“، ”لیوہ“، ”سکاروائی“، ”ادب سر“، ”ساگوان“ اور ”مجرم“ شامل ہیں۔

NOT FOR SALE
PCTB

# بھیڑیا

## مقاصدِ تدریس:

۱۔ طلبہ کو آگاہ کرنا کہ ہر چند پاکستان کی قومی زبان اُردو ہے تاہم پاکستان کے چاروں صوبوں اور ملحقہ خطوں میں مقامی زبانیں اور بولیاں بولی جاتی ہیں۔

۲۔ طلبہ کو ترجمہ نگاری کے اصولوں سے روشناس کرنا۔

۳۔ شاملِ کتاب سبق ''بھیڑیا'' پشتو زبان میں ایک علامتی افسانہ ہے جس کا فاروق سرور نے اُردو میں ترجمہ کیا ہے۔

۴۔ طلبہ کو حروف کی مزید کچھ اقسام سمجھانا۔

۵۔ طلبہ کو انگریزی اقتباس کا اُردو میں ترجمہ کرنا سکھانا۔

مَیں جب ارد گرد دیکھتا ہوں تو حیران رہ جاتا ہوں۔ میرے چاروں طرف بے شمار درخت ہیں۔ ہر درخت میں کسی نہ کسی شخص نے پناہ لے رکھی ہے اور اس کا بھیڑیا کھڑا غرّا رہا ہے۔

بہت دیر سے مَیں نے ایک درخت میں پناہ لے رکھی ہے۔ مَیں اب تھک چکا ہوں اور میری یہ خواہش ہے کہ نیچے اتروں لیکن کم بخت بھیڑیا مجھے اترنے نہیں دیتا۔ وہ نیچے کھڑا مجھے مسلسل خوف ناک نظروں سے دیکھ رہا ہے اور اس انتظار میں ہے کہ مَیں کب اتروں گا اور وہ مجھے چیر پھاڑ کر کھا جائے گا۔

جس درخت پر اب میرا مسکن ہے۔ یہ ایک عجیب سا درخت ہے بلکہ اگر مَیں اسے جادو کا درخت کہوں تو بے جا نہ ہو گا۔ مَیں یہاں جو بھی خواہش کرتا ہوں وہ فوراً پوری ہو جاتی ہے۔ اگر نرم اور گرم بستر کے بارے میں سوچوں تو وہ میرے قریب بچھ جاتا ہے۔ اکتا جاؤں تو میرے سامنے ایک شان دار ٹی وی سیٹ آ جاتا ہے۔ جس کے اسٹیریو اسپیکرز ہوتے ہیں اور جو دنیا کا ہر اسٹیشن پکڑ سکتا ہے۔ اگر کسی بھی کھانے کے لیے میرا جی چاہے تو وہ فوراً حاضر ہوتا ہے۔ یہاں سب کچھ ہے، ہر طرح کی آسائشیں ہیں لیکن یہاں جس چیز کی کمی ہے اور جس چیز کے لیے میں تڑپ رہا ہوں وہ ہے آزادی، لیکن یہ آزادی مجھ سے قربانی کا تقاضا کرتی ہے اور قربانی، یہ کہ مجھے نیچے اترنا پڑے گا اور بھیڑیے کو ہلاک کرنا ہو گا لیکن مجھ میں اتنی جرأت نہیں، میں بھیڑیے سے خوف زدہ ہوں اور وہ مجھ سے زیادہ طاقت ور ہے۔

کبھی کبھی جب مَیں اُس وقت کو یاد کرتا ہوں جب بھیڑیا میرا پیچھا کر رہا تھا تو میرا پسینہ چُھوٹ جاتا ہے۔ ایک سنسنی سی جسم میں پھیل جاتی ہے دل ڈوبنے لگتا ہے۔ تب میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اگر یہ درخت میرے سامنے نہ آتا اور مجھے پناہ نہ دیتا تو بھیڑیا کب کا مجھے ہلاک کر چکا ہوتا۔

مایوسی کے اس گھپ اندھیرے میں کبھی کبھار اس بات پر بھی خوش ہو جاتا ہوں کہ درخت کافی اونچا ہے مَیں یہاں ہر طرح سے محفوظ ہوں اور بھیڑیا میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

NOT FOR SALE PCTB

دن کے وقت تو میری حالت ٹھیک رہتی ہے کوئی نہ کوئی مصروفیت نکل آتی ہے لیکن جوں ہی رات ہوتی ہے ایک عجیب سی اذیت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ سو جاتا ہوں تو خوف ناک خواب مجھے ڈراتے ہیں۔ ایک قیامت سی مجھ پر گزرتی ہے، تمام جسم تھکا ہوتا ہے اور ایک ایک انگ یوں دکھ رہا ہوتا ہے جیسے کسی نے چابک سے مجھے سخت مارا ہو۔

اکثر میں یہ سوچتا ہوں کہ میں کب تک اس عذاب میں مبتلا رہوں گا۔ کب تک انتظار کروں گا کہ بھیڑیا بھوک سے مر جائے لیکن وہ بجائے مرنے کے پہلے سے زیادہ طاقت ور ہو جاتا ہے۔

ایک صبح جب میری آنکھ کھلتی ہے تو اچانک درخت کے گھنے پتوں سے مجھے کسی اور کی موجودگی کا احساس ہوتا ہے۔ خوف سے ایک تیز سی چیخ میرے منہ سے نکلتی ہے اور مجھے یقین ہو جاتا ہے کہ بھیڑیا بالآخر اپنی کوشش میں کام یاب ہو ہی گیا پھر میری حیرت کی انتہا نہیں رہتی جب مجھے پتا چلتا ہے کہ وہ میرے ہی جیسا ایک شخص ہے، پریشان اور گھبرایا ہوا۔ اس اجنبی نے درخت پر ایک اور بھیڑیے کے خوف سے پناہ لے رکھی ہے۔ اس کا بھیڑیا بھی نیچے کھڑا غُرّا رہا ہے۔ درخت پر پنجے گاڑ رہا ہے لیکن تمام کوششوں کے باوجود اونچے درخت پر چڑھ نہیں پاتا۔

ہم دونوں لوگ ہیں جو اپنے اپنے بھیڑیوں سے خوف زدہ ہیں باوجود یہ کہ درخت میں ہمارے لیے ہر طرح کی آسائشیں موجود ہیں لیکن ہم ان آسائشوں سے خوش نہیں، جبر اور اکتاہٹ کا احساس روز بروز ہمیں کھائے جا رہا ہے، اب تو ہمیں رات کو نیند بھی نہیں آتی جوں ہی آنکھ لگتی ہے بھیڑیے کا خوف ناک چہرہ ہمیں دوبارہ جگا دیتا ہے۔ کم بخت اب ہمارے خوابوں میں بھی گھس گیا ہے وہ ہمیں یہاں سکون سے رہنے نہیں دیتا۔

ہم دونوں کے بھیڑیے اکثر اپنی جگہ خاموش بیٹھے رہتے ہیں لیکن کبھی کبھی ان دونوں پر ایسا جنون سوار ہو جاتا ہے کہ وہ درخت پر حملہ کر دیتے ہیں۔ اس کے موٹے تنے پر دانت اور پنجے گاڑ دیتے ہیں اور اس وقت خوف ناک سی غُرّاہٹ ہوتی ہے۔

دونوں کے بھیڑیوں کا یہ اچانک کا باؤلا پن ہمیں مزید ڈرا دیتا ہے۔ لیکن ایک بات یہ ہے ہم دونوں کے بھیڑیوں کا تعلق اپنے اپنے آدمی سے ہے۔ میرے ساتھی کا بھیڑیا مجھ سے کوئی تعلق نہیں رکھتا اور میرا بھیڑیا اس سے، خاص بات یہ ہے کہ دونوں بھیڑیے بھی ایک دوسرے سے لاتعلق رہتے ہیں اور ہم اس بات سے حیران ہوتے ہیں۔

ایک دن کافی سوچ بچار کے بعد ہم دونوں یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ ہم دونوں نیچے اتریں گے اور اپنے اپنے بھیڑیے سے مقابلہ کریں گے، جو بھی ہو گا دیکھا جائے گا ورنہ یہ عذاب کی زندگی ہم کب تک گزاریں گے تب ہم دونوں آنکھیں بند کر کے نیچے کودنے کا ارادہ کرتے ہیں۔ میرا ساتھی تو کود جاتا ہے مگر میں اپنی بزدلی کے باعث ایسا نہیں کر پاتا اور اپنی جگہ بیٹھا رہ جاتا ہوں۔

اس کا بھیڑیا جوں ہی اسے نیچے دیکھتا ہے تو فوراً اس کی طرف لپکتا ہے اور اس پر حملہ آور ہوتا ہے۔ میرا بھیڑیا بھی خبردار ہو جاتا ہے اور اس کے کان کھڑے ہو جاتے ہیں لیکن جب میں نیچے نہیں اترتا تو وہ غصّے سے آگ بگولا ہو جاتا ہے اور پاگلوں کی طرح درخت کے موٹے تنے کے ساتھ لڑنا شروع کر دیتا ہے۔ اس سے پیش تر میرے ساتھی کا بھیڑیا اسے زمین پر گرائے، وہ اس چھوٹی سی شاخ سے



NOT FOR SALE
PCTB

بھیڑیے کو مارتا ہے جو اس نے درخت سے توڑی ہوتی ہے۔ اس کا بھیڑیا اسی وقت زمین پر گرتا ہے اور چند ہی لمحوں میں مر جاتا ہے۔

میرا ساتھی اب آزاد ہے۔ اس نے اپنی بہادری سے آزادی حاصل کر لی لیکن مَیں اب تک اس پرانے عذاب میں مبتلا ہوں اور خود کو کوس رہا ہوں۔ میرا بھیڑیا اب پہلے سے زیادہ خوف ناک ہو جاتا ہے۔ وہ وحشی بن چکا ہے اور ہر وقت درخت سے ٹکراتا رہتا ہے شاید اس کا یہ خیال ہے کہ اس طرح مَیں درخت سے نیچے گر پڑوں گا یا درخت ٹوٹ جائے گا۔ مگر مَیں نے ہر وقت درخت کی شاخوں کو مضبوطی سے پکڑا ہوتا ہے اور مارے خوف کے میرا جسم پسینے میں ڈوبا ہوتا ہے۔ دن ہو یا رات میں مسلسل بھیڑیے کو بد دعائیں بھی دیتا ہوں لیکن وہ کم بخت ہے کہ باز نہیں آتا۔

میرا ساتھی مسلسل مجھے آوازیں دیتا ہے۔ وہ قسمیں کھاتا ہے۔

"اگر تم نیچے اترو تو بھیڑیا تمھارا کچھ نہیں بگاڑے گا، وہ بہت کمزور ہے تم اسے آسانی سے مار سکتے ہو۔"

لیکن مجھے اس کی بات پر یقین نہیں اور اوپر کھڑا خوف سے کانپ رہا ہوتا ہوں۔ اب چند ایسے واقعات شروع ہو جاتے ہیں کہ مجھے یہ یقین ہو جاتا ہے کہ مَیں بالآخر مر جاؤں گا۔

اچانک درخت میں حرکت پیدا ہوتی ہے۔ مَیں فوراً نیچے دیکھتا ہوں کہ بھیڑیے نے اسے ہلایا تو نہیں لیکن بھیڑیا اپنی جگہ لیٹا ہوتا ہے۔

یہ کیا۔۔۔؟

مَیں چیخ اٹھتا ہوں۔ درخت لمحہ بہ لمحہ چھوٹا ہو رہا ہے۔ مَیں مارے گھبراہٹ کے درخت کی موٹی شاخوں پر زور زور سے اُچھلتا ہوں کہ ہو سکتا ہے اس طرح سے درخت رک جائے لیکن درخت نہیں رکتا اور چھوٹا ہوتا جاتا ہے۔

اب ایک دوسری چیز مجھے مزید خوف زدہ کرتی ہے۔ بھیڑیا بھی بڑا ہو رہا ہے اور تھوڑی دیر میں ایک بیل جتنا بڑا ہو جاتا ہے۔

مَیں چیختا ہوں، چلاتا ہوں۔ درخت کے اندر اِدھر اُدھر بھاگتا ہوں لیکن بے سود۔ اب میں خود کو ذہنی طور پر موت کے لیے تیار کر لیتا ہوں اور ارد گرد کی تمام چیزوں کو الوداعی نظروں سے دیکھتا ہوں۔ بھیڑیا اور مَیں لمحہ بہ لمحہ ایک دوسرے کے قریب آ رہے ہیں۔

میرا ذہن اب بالکل ماؤف ہے۔ میری آنکھیں بند ہیں اور مَیں پھانسی چڑھنے والے اس مجرم کی طرح موت کو خوش آمدید کہہ رہا ہوں جس کی گردن میں رسّی کا پھندا ڈالا جا چکا ہے اور جو اَب اس انتظار میں ہے کہ جلّاد کب لیور کھینچے گا۔ مَیں اس وقت اگر کوئی آوازیں سن رہا ہوں تو وہ صرف میرے ساتھی کی ہیں، جو نیچے سے دے رہا ہے کہ خدارا نیچے اترو۔ تم بھیڑیے سے زیادہ طاقت ور ہو۔ بھیڑیا یونہی ایک خوف ہے۔ رائی کا ایک پہاڑ ہے جسے تم ایک ہی ٹھوکر سے اپنے راستے سے ہٹا سکتے ہو۔

بالآخر مَیں ہمّت کرتا ہوں اور درخت سے نیچے کودتا ہوں۔ میرا بھیڑیا جوں ہی اپنے سامنے پاتا ہے مجھ پر حملہ کر دیتا ہے لیکن پیش تر اس کے کہ وہ مجھے ہلاک کر دے میں اسے ایک اس پتلی اور نازک سی شاخ سے مارتا ہوں جو مَیں نے درخت سے توڑی ہوتی ہے۔ ہاتھی جیسا بڑا بھیڑیا دھڑام سے نیچے گرتا ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے مر جاتا ہے۔



NOT FOR SALE
PCTB

اب مَیں آزاد ہوں۔

کتنی حسین ہے آزادی، کتنا خوب صورت ہے اس کا احساس! مَیں خوشی سے چیخ اٹھتا ہوں۔ رقص کرتا ہوں۔ دیوانوں کی طرح اُچھلتا ہوں۔

کچھ دیر کے بعد جب میرا جوش کچھ کم ہو جاتا ہے تو اپنے ساتھی کی طرف دیکھتا ہوں تاکہ اس کا شکریہ ادا کروں لیکن میرا ساتھی اپنی جگہ موجود نہیں ہوتا۔ مَیں جب ارد گرد دیکھتا ہوں تو حیران رہ جاتا ہوں۔ میرے چاروں طرف بے شمار درخت ہیں۔ ہر درخت میں کسی نہ کسی شخص نے پناہ لے رکھی ہے اور اس کا بھیڑیا کھڑا غرّا رہا ہے۔

اب مَیں زور زور سے ہنستا ہوں۔ قہقہے لگاتا ہوں اور ان سادہ اور معصوم لوگوں کی طرف بڑھتا ہوں جو ناحق اپنے بھیڑیوں سے خوف زدہ ہیں۔

(ندی کی پیاس)

## مشق

NOT FOR SALE PCTB

۱ سبق "بھیڑیا" کے متن کے حوالے سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(i) ہم دونوں کے ______ اکثر اپنی جگہ خاموش بیٹھے رہتے ہیں۔

(الف) اژدہے (ب) مینڈھے (ج) بھیڑیے (د) چیتے

(ii) ایک دن کافی ______ کے بعد ہم دونوں یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ ہم دونوں نیچے اتریں گے۔

(الف) سمجھ بوجھ (ب) تردّد (ج) غور و فکر (د) سوچ بچار

(iii) ______ جیسا بڑا بھیڑیا دھڑام سے نیچے گرتا ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے مر جاتا ہے۔

(الف) گھوڑے (ب) ہاتھی (ج) شیر (د) چیتے

(iv) میرا ساتھی بھیڑیے کو مارتا ہے:

(الف) بندوق سے (ب) چھوٹی سی شاخ سے (ج) تیر کمان سے (د) لاٹھی سے

(v) میرے ساتھی نے آزادی حاصل کر لی اپنی:

(الف) بہادری سے (ب) عقل مندی سے (ج) جرأت و ہمّت سے (د) مستقل مزاجی سے

۲ سبق "بھیڑیا" کے متن کے مطابق دیے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) درختوں کے نیچے کھڑے کیا غُرّا رہے تھے؟

(ب) اس کہانی میں بلند درخت کس بات کی علامت ہے؟

(ج) جب گھنے درختوں میں کسی کی موجودگی کا احساس ہوتا ہے تو مصنّف کو کیا پتا چلتا ہے؟

(د) اس کہانی میں "بھیڑیا" کس بات کی علامت ہے؟

(ہ) "میرا ساتھی" اپنے بھیڑیے کو کس چیز سے ہلاک کرتا ہے؟

۳ سبق "بھیڑیا" کے متن کو مدِ نظر رکھ کر درست بیان کے آگے (✓) اور غلط کے آگے (x) کا نشان لگائیں۔

(الف) جب میں ارد گرد دیکھتا ہوں، میرے چاروں طرف بے شمار پودے ہیں۔

(ب) میں بھیڑیے سے خوف زدہ ہوں اور وہ مجھ سے زیادہ طاقت ور ہے۔

(ج) اگر یہ درخت مجھے پناہ نہ دیتا تو بھیڑیا کب کا مجھے ہلاک کر چکا ہوتا۔

(د) جوں ہی رات ہوتی ہے، ایک عجیب سی راحت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

(ہ) ایک ایک انگ یوں دُکھ رہا ہوتا ہے جیسے کسی نے لاٹھی سے مجھے مارا ہو۔

(و) اس اجنبی نے درخت پر ایک اور شیر کے خوف سے پناہ لے رکھی ہے۔

## حروف

جیسا کہ پہلے ذکر آچکا ہے کہ حروف کی بہت سی قسمیں ہیں جن میں سے چند ایک کی مختصر وضاحت پہلے آچکی ہے، کچھ ایک کی وضاحت یہاں کی جاتی ہے:

**حروفِ تحسین:** وہ حروف ہیں جو تحسین و آفرین اور تعریف و توصیف کے موقع پر بولے جاتے ہیں، مثلاً: شاباش، بہت خوب، واہ وا، سبحان اللہ، مرحبا، آفرین ہے وغیرہ۔ حروفِ تحسین کے استعمال کے فوری بعد فجائیہ کی علامت "!" لگانی چاہیے۔

**حروفِ نفرین:** وہ حروف ہیں جو نفرت، حقارت یا ملامت کے جذبات کے اظہار کے موقع پر کہے جاتے ہیں، مثلاً: توبہ توبہ، لعنت، ہزار لعنت، تھو، اخ تھو، تف، پھٹکار وغیرہ۔

**حروفِ ندا:** وہ حروف ہیں جو کسی کو ندا یا آواز دینے یا پکارنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں، مثلاً:

NOT FOR SALE PCTB

- اے دوست! ہم نے ترکِ محبت کے باوجود
  محسوس کی ہے تیری ضرورت کبھی کبھی ناصؔر کاظمی
- یا رب! دلِ مسلم کو وہ زندہ تمنا دے
  جو قلب کو گرما دے، جو روح کو تڑپا دے علامہ اقبالؒ
- ارے لڑکے! میری بات سُنو۔

ان مثالوں میں "اے دوست" اور "یا رب" حروفِ ندا ہیں۔ اسی طرح: ارے بھائی، اجی حضرت، ابے احمق، او جانے والے، یا خدا اور غیرہ بھی حروفِ ندا ہیں۔ حروفِ ندا کے بعد حروفِ تحسین کے استعمال کی طرح ندائیہ کی علامت "!" لگانی چاہیے۔

**حروفِ انبساط:** وہ حروف ہیں جو خوشی اور مسرت و انبساط کے موقع پر بولے جاتے ہیں، مثلاً: واہ وا، آہاہا، اوہو، اخاہ، ماشاءاللہ، خوب، بہت خوب، کمال ہے، سبحان اللہ، کیا بات ہے وغیرہ۔

**حروفِ تاسف:** وہ حروف ہیں جو افسوس اور غم کے موقع پر بولے جاتے ہیں، مثلاً: ہائے ہائے، ہے ہے، ہیہات، حیف، صد حیف، افسوس، صد افسوس، آہ، دریغا، حسرتا، وا حسرتا، اُف، وائے وغیرہ۔

**حروفِ تاکید:** وہ حروف ہیں جو کلام میں تاکید اور زور کا مفہوم پیدا کرنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں، مثلاً: ہرگز، ضرور، مطلق، بالکل، زنہار، سراسر، سربسر، اصلاً، خود، سبھی، سب کے سب، کُل، کُلُّہم، سرتاپا، ہو بہو، ضرور بالضّرور، عین وغیرہ

۴ درج ذیل جملوں میں سے حرفِ تحسین، حرفِ نفرین، حرفِ ندا، حرفِ انبساط، حرفِ تاسف اور حرفِ تاکید کی نشان دہی کیجیے۔

(الف) سبحان اللہ! کیا خوب صورت وادی ہے۔

(ب) توبہ توبہ! یہ تو عذابِ الٰہی ہے۔

(ج) اجی حضرت! میری بات بھی سن لیں۔

(د) ماشاء اللہ! کیا زبردست گھر بنایا ہے۔

(ہ) افسوس صد افسوس! میری ٹانگ ٹوٹ گئی۔

(و) مجھے اس چیز کی مطلق کوئی ضرورت نہیں۔

۵ اِعراب کی مدد سے دُرست تلفّظ واضح کریں۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| آسائش | مجرم | بے سود | غرانا |
| پھندا | جلاد | سنسنی | مسکن |

NOT FOR SALE PCTB

۶ ان الفاظ کے مترادف لکھیں۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اذیت | درخت | خواہش | ہلاک کرنا | جرأت |
| چابک | خوف زدہ | خاموش | غصہ | خوف ناک |

۷ ان الفاظ کے متضاد لکھیں۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اترنا | کم بخت | آزادی | طاقت ور | اونچا |
| حاضر | عالم | آسان | زندگی | تھوڑا |

۸ درج ذیل انگریزی اقتباس کے اصل معانی و مفہوم اور مقاصد کو برقرار رکھتے ہوئے اُردو میں ترجمہ کریں۔

Wolves are found in a variety of habitats, ranging from the frozen Arctic regions to the dense forests of North America, and even into deserts and grasslands. They are highly adaptable animals, able to survive in diverse climates zones. In their natural habitat, wolves play a critical role as apex predators. Despite their critical ecological role, wolves face numerous threats from human activities, including habitat destruction, hunting, and conflicts with livestock farming. Conservation efforts are essential to protect these magnificent creatures and ensure that they continue to roam the wild landscapes they call home.

NOT FOR SALE
PCTB

## سرگرمی:

- طلبہ انٹرنیٹ سے بھیڑیے کی ایک رنگین تصویر حاصل کریں، اسے چارٹ پر لگائیں اور اس کے بارے میں ایک مضمون لکھیں۔

### اشاراتِ تدریس

۱۔ اساتذہ طلبہ کو بتائیں کہ ملک کے ہر خطے میں لوک کہانیاں سُنی اور سنائی جاتی ہیں جو بالعموم اُس خطے کے لوگوں کی ثقافت کی عکاس ہوتی ہیں۔
۲۔ طلبہ کو بتائیں کہ بھیڑیا خوں خوار ہونے کی علامت ہے اور بیش تر طور پر اس جانور کو سدھانا تقریباً ناممکن ہے۔
۳۔ اساتذہ طلبہ کو بتائیں کہ انگریزی کے شہ پاروں کو اُردو میں ترجمہ کرتے وقت لفظی ترجمہ نہیں کرتے بلکہ رَواں ترجمہ کرتے ہیں۔
۴۔ طلبہ کو علامتوں، کرداروں اور استعاراتی زبان سے بھی آگاہ کیا جائے۔
۵۔ طلبہ کی معلومات میں اضافہ کرتے ہوئے انھیں بتائیں کہ ترکیہ پاکستان کا ایک دوست ملک ہے جہاں کا قومی جانور بھیڑیا ہے۔